بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی کی اجازت ضروری ہے؟ اس حوالے سے شرعی حکم بیان کردیجیے۔

جواب

شریعت مطہرہ نے مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے، جب کہ ان کے درمیان عدل وانصاف، مساوات اوران کے حقوق اچھی طرح پورے کرسکتا ہو، اور اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں ان کے درمیان عدل وانصاف نہیں کرسکتا یا ان کے حقوق پورے نہیں کرسکتا تو ایک ہی پر اکتفا کرے، ورنہ سخت گناہ گار اور زوجہ کے حقوق میں گرفتار ہوگا۔

شرعی طور پر مرد کو دوسری شادی کرنے کے لیے پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری نہیں، البتہ قانونی دشواریوں سے بچنے کے لیے دوسری شادی کرنے کے لیے پہلی بیوی سے اجازت لی جائے تاکہ قانونی رکاوٹیں نہ ہوں، تاہم اگر پہلی زوجہ کی اجازت کے بغیر بھی دوسرا نکاح کرلیا تو نکاح صحیح ہوگا۔

قرآن پاک میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً﴾ ترجمہ کنزالایمان: "تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں، دو دو اور تین تین اور چار چار پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو۔" (پارہ: 4، سورۃ النساء، آیت: 3)

احکام القرآن میں اس آیت کے تحت ہے: "أما قوله تعالى ﴿مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ﴾ فإنه إباحة للثنتين إن شاء وللثلاث إن شاء و للرباع إن شاء على أنه مخير في أن يجمع في هذه الأعداد من شاء، قال: فإن خاف أن لا يعدل اقتصر من الأربع على الثلاث فإن خاف أن لا يعدل اقتصر من الثلاث على الإثنتين فإن خاف أن لا يعدل بينهما اقتصر على الواحدة"۔ اللہ تعالی کا قول ﴿مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ﴾ بے شک یہ دو عورتوں سے نکاح کے لیے اباحت ہے، اگر مرد چاہے تو، اور اگر چاہے تو تین کے لیے اباحت ہے، اور اگر چاہے تو چار کے لیے اباحت ہے، یعنی اس کو اختیار ہے کہ وہ ان اعداد میں سے جتنی چاہے ان کو جمع کرلے، پھر فرمایا کہ اگر اس کو خوف ہو کہ وہ عدل نہیں کرسکے گا تو چار میں سے تین پر اکتفا کرے، اور اگر اس کو خوف ہو کہ وہ عدل نہیں کرسکے گا تو تین میں سے دو پر اکتفا کرے، اور اگر اس کو خوف ہو کہ ان دو میں عدل نہیں کرسکے گا تو ایک پر ہی اقتصار کرے۔ (احکام القرآن للجصاص ج 2، ص 69، مطبوعہ بیروت)

حدیث مبارکہ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : "من کان لہ إمرأتان فمال إلی أحدھما دون الأخری جاء یوم القیمۃ وأحد شقیہ مائل۔"جس کی دو بیویاں ہوں، ان میں سے ایک کو نظر انداز کرتے ہوئے دوسری کی طرف میلان کرے تو قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گا کہ اس کی ایک جانب جھکی ہوگی۔ (سنن ابن ماجہ، ج 1، ص 143، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں : "نہ اس کی ضرورت ہے کہ مرد نکاح ثانی کرے تو پہلی بیوی سے اجازت لے۔"(فتاوی رضویہ، ج 12، ص 408، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر :Pin-7304

تاریخ اجراء : 19 ربیع الاول 1445ھ/06 اکتوبر 2023ء